احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۴۶ | منگل ۱۶- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۲- نبوت ۱۳۷۲ھش ۲- نومبر ۱۹۹۳ء

دعا کو نتیجہ خیز مقام تک پہنچایا جاوے

دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جس طرح آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشے پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدّت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت کے نظام کو مستقل بنیادوں پر سالہا سال جاری رکھا جائے

دعا میں قوت پیدا کرنے کے لئے اپنے عجز کو حقیقی بنائیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۹- اکتوبر ۱۹۹۳ء کا خلاصہ جو حسب معمول دنیا بھر میں مواصلاتی سیاروں کے ذریعے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۹- اکتوبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ تربیت کے نظام کا جو سلسلہ عالمی بیعت کے بعد تین ماہ کے لئے شروع کیا گیا تھا اسے دوام دیں اور مستقل بنیادوں پر سالہا سال جاری رکھا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبتل کے مضمون کو بیان کرنے کا سلسلہ اس بار بھی جاری رکھا اور نہایت بیش قیمت اور بصیرت افروز ارشادات اس ضمن میں فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مختلف مجالس کی طرف سے اجتماعات کے اعلان کے سلسلے میں سب سے پہلے ایک معذرت ہے کہ پچھلے خطبہ میں لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو۔ ہندوستان کے صوبائی اجتماع کا ذکر ہونے سے رہ گیا ہے۔ احباب اب ان کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔

دیگر جن جماعتوں اور مجالس اور ان کے اجتماعات کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی۔ مجلس انصار اللہ سٹٹ گارٹ جرمنی۔ جماعت احمدیہ سپین کا ۹۔ واں جلسہ سالانہ۔ لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جنوبی افریقہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع ہندوستان کے جنوبی علاقوں تامل ناڈو' آندھرا پردیش کیرالا' کرناٹک کی ساؤتھ ریجنل سالانہ کانفرنس'

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا سالانہ اجتماع ۲۱ سے ۲۳- اکتوبر ۱۹۹۳ء کو منعقد ہونا تھا۔ جس کی حسب توقع اجازت نہیں ملی۔ توقع تو عموماً" اچھی بات کی ہوتی ہے۔ مگر پاکستان کی مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر ذیلی تنظیموں کو اس بات کی عادت پڑ گئی ہے کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ جواب انکار میں آئے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں یہ بتانا چاہتا ہوں مجلس خدام الاحمدیہ' انصار اللہ' لجنہ اماء اللہ اور اطفال و ناصرات کو اپنی ان مسلسل کوششوں میں ناکامی پر مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ امر واقعہ یہ ہے جب سے پاکستان میں جلسہ سالانہ کا انعقاد بند کیا گیا ہے اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات پر پابندی ہے' ان کا فیض ساری دنیا میں عالمی اجتماعات کی صورت میں حاصل ہو رہا ہے۔ بعض دفعہ ایسی نیکی جو نہ ہو سکی اس نیکی کی نسبت جو ہو جائے' زیادہ اجر و ثواب کی مستحق ٹھہرتی ہے۔ اور نہ ہو سکنے والی نیکی کا ثواب ہو جانے والی نیکی سے بہت بڑھ کر ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ کی خاطر نیکی کرنے کی نیت ہو اور انسان خدا تعالیٰ ہی کی خاطر کام کرے تو عملاً نیکی نہ بھی ہو تو وہ نیکی شمار ہو جاتی ہے۔ ذیلی تنظیمیں اور صدر انجمن احمدیہ ہر سال اجتماعات اور جلسہ کی درخواستیں دیتے ہیں۔ اور وہ رد ہو جاتی ہیں۔ یہ آپ (اہل پاکستان) کی محرومی کے درد کا ہی فیض ہے جو تمام دنیا میں عام ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک جلسہ یا ایک اجتماع پر کتنے احمدیوں کو حاضر ہونے کی توفیق ملتی تھی۔ مگر آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تعداد سے آٹھ دس گنا زیادہ احمدی بیک وقت دنیا بھر میں مرکزی خطبہ سنتے ہیں۔

ذیلی تنظیموں کے عالمی اجتماع کی تجویز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا کہ اگر خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو توفیق ہو تو جس طرح جرمنی کی جماعت نے کیا تھا کہ اپنے جلسہ اور اجتماع کو ساری دنیا کا اجتماع بنا دیں۔ ہم یہاں پر لندن میں ان کا جلسہ منعقد کر لیں گے اور آپ اپنے مقررین کی ویڈیو بنوا کر بھجوا دیں تو کچھ ویڈیوز آپ کی چلیں گی۔ چند ہماری۔ ایک تقریر میں کردوں گا۔ اس طرح سے ہر دفعہ اجتماع منعقد ہو سکتا ہے۔ اس طرح آپ کہہ سکیں گے کہ ربوہ کا

مسلسل صفحہ ۲ پر

تقریب شادی

(نامہ نگار الفضل)

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مکرم اظہر اقبال سیفی صاحب کی شادی مورخہ ۲۸- اکتوبر ۱۹۹۳ء کو مکرمہ محمودہ روحی صاحبہ بنت مکرم عبد السلام ظافر صاحب لاہور کے ساتھ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے انجام پائی۔ بارات ربوہ سے لاہور گئی جہاں بندھن شادی ہال فیروزپور روڈ پر انتظام تھا۔ تلاوت کے بعد مکرم عبد السلام ظافر صاحب کے دعائیہ اشعار سنے گئے اس کے بعد محترم نسیم سیفی صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا جس میں پڑھی جانے والی آیات کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں بھی ان کو دوہرا رہا ہوں۔ آپ نے اس رشتہ کے موقع پر نئے جوڑے کو اہم نصائح فرماتے ہوئے کہا کہ اپنی خامیوں کی طرف نظر رکھی جائے تو دوسرے کی خامیوں کو درگذر کرنا آسان ہو جاتا ہے اسی طرح جو کچھ بھی کہا جائے یا کیا جائے اس کے متعلق یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا اور آنے والے دنوں پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔

دعا کے بعد بارات اور حاضرین کو کھانا دیا گیا۔ دعا محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے انچارج خلافت لائبریری نے کرائی۔

۳۰- اکتوبر کو ہفتہ کے دن ایوان محمود کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ یہاں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

یہ ایک سچی بات ہے کہ جہاں بدکاریاں کثرت سے ہوں وہاں غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

اجتماع تو ڈپٹی کمشنر نے روک دیا لیکن یہ اجتماع ایک ڈپٹی کمشنر تو کیا ہزار ڈپٹی کمشنر مل کر بھی نہیں روک سکیں گے اور آپ کا یہ اجتماع ساری دنیا کا اجتماع ہو جایا کرے گا۔

تربیت کے بارے میں اہم نصائح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس دفعہ جلسہ سالانہ لندن کے موقع پر عالمی بیعت کے روز میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ پہلے تین ماہ نومبایعین کی تربیت پر صرف کئے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یاد نہیں کہ اس سے قبل نومبایعین کی تربیت کرنے۔ ان کو جماعت میں جذب کرنے اور ان کی تالیف قلب کے لئے ایسے انتظامات کئے گئے ہوں۔ جو رپورٹیں مل رہی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عالمی بیعت کی تحریک الٰہی تحریک تھی اسی طرح یہ تحریک بھی عالمی برکت پا گئی۔ جن تجربات کی اطلاعات ملی ہیں وہ اتنے دل خوش کن ہیں کہ جہاں بے حد خوشی ہو رہی ہے وہاں اس بات کا افسوس بھی ہو رہا ہے کہ کاش پہلے ہی اس طرف توجہ کی جاتی تو بہت سے علاقے ضائع نہ ہو جاتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیعت تو تربیت کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کو اس طرح چھوڑ دینا مناسب نہیں۔ ہر ملک کی بعض رسوم ہوتی ہیں جب تک مستقل رابطے کر کے ان کی تربیت نہ کی جائے اس وقت تک ان رسوم کا اثر ختم نہیں ہوتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں غانا کے دورے پر گیا تو بعض پرانی جماعتوں میں جہاں پیدائشی احمدی موجود ہیں۔ بعض ایسی پرانی بد رسمیں پائی گئیں کہ میں حیران ہوا کہ ان کو پہلے کیوں نہیں جڑ سے اکھیڑا گیا۔ اس کے بعد میں نے بڑی مشکل سے ان کو سمجھایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو رپورٹیں ملی ہیں ان میں لکھا ہے کہ جب ہم نے دورے کئے تو ہم دیکھ کر لرز کر رہ گئے کہ اگر ان نو احمدیوں کو ایسے ہی چھوڑ دیتے اور ان کی تربیت نہ کرتے تو ان جماعتوں کا کیا بنتا۔ تین مہینے کی اس تربیتی مہم کے نتیجے میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اور ان کی کایا پلٹ گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ بھی تحریک کی گئی تھی کہ نئے احمدی ہونے والوں کے آئمہ کو لیڈروں کو پاس بلائیں اور ان کی تربیت کریں پھر یہ واپس اپنی اپنی جگہوں پر جائیں اور تربیت کا کام سنبھالیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں جہاں یہ کام نہیں ہوا وہاں بھی کریں اور آگے بڑھ کر امراء سے رابطے کریں نومبایعین کو اجتماعات میں ساتھ رکھیں ان پر ذمہ داریاں ڈالیں۔ نظام کا حصہ بنائیں تو دیکھتے ہی دیکھتے یہ جماعت کے وجود کا حصہ بن جائیں گے۔ قانون قدرت ہے کہ جو حصہ جذب نہ ہو سکے وہ فاسد ہو کر الگ ہو جاتا ہے جسمانی نظام کا بھی یہی حال ہے۔ جو چیز نظام جسمانی میں خلل پیدا کرتی ہے اعضاء اس کو باہر نکال دیتے ہیں۔ اگر باہر نکالنے کا سلسلہ نہ ہو تو سارا نظام فاسد ہو جاتا ہے اس اصول سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صالح اور پاک طبیعت رکھنے والے وجود از خود جماعت کے نظام کا حصہ بنتے جائیں گے۔ اور جو جلد بازی میں آئے ہیں جن میں کجی ہے وہ از خود الگ ہو کر باہر نکل جائیں گے۔ اور جو نکلیں گے ان کے بارے میں اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان سے زیادہ بہتر زیادہ صالح اور قربانی کرنے والے مخلصین عطا کر دے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تربیت کے اس کام کو دوام دیں۔ اس کو مستقل حصہ بنائیں۔ جماعت کا ایک حصہ یا بعض افراد ایسے ہوں گے جن کو مستقل طور پر اس کام پر لگا دیا جائے۔ یہ نہ سمجھیں کہ تربیت کا کام آیا گیا ہو گیا بلکہ اس کو مستقل بنیادوں پر سارا سال بلکہ سالہا سال تربیت کے اس سلسلے کو جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جماعت کی کوششوں کو کثرت سے پھل لگنے والا ہے اللہ کی تائید کی ہوائیں چل پڑی ہیں۔ ان کو سنبھالنے کی کوشش کرنا بے حد ضروری ہے ورنہ یہ خود بھی نقصان اٹھائیں گے اور آپ کو بھی نقصان پہنچائیں گے۔ لازم ہے کہ نئے آنے والوں کو کچھ عرصہ کے لئے قرنطینہ میں رکھا جائے ان کے گند دھو کر' پاک صالح بنا کر نظام کا حصہ بنایا جائے۔

تبتل الی اللہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبات کے موجودہ سلسلے کا مضمون تبتل الی اللہ بیان فرمانا شروع کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روحانی زندگی حاصل کرنے کے لئے دنیاوی زندگی پر موت وارد کرنا ضروری ہے۔ موت کے بغیر یہ زندگی نہیں مل سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی وضاحت کے لئے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دلنشیں فارسی منظوم کلام کے بعض حصے بیان بیان فرمائے اور ان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ امر واقعہ یہ ہے کہ تبتل کی طاقت بھی اللہ کی مدد کے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت مشکل کام ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبات کے موجودہ سلسلے پر کسی صاحب کا ایک تبصرہ یہ بیان فرمایا کہ لگتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے جانشینوں کے سوا اور کسی کو تبتل حاصل نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تبصرہ دلچسپ ضرور ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ آئمہ بھی اللہ تعالیٰ کے رحم کے بغیر تبتل نہیں پا سکتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تبتل حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ اپنی خودی پر موت وارد کرنا ہے اکثر جگہ خودی ہی ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔ خدا جانے اقبال کے دماغ میں کون سی خودی گھسی ہوئی تھی کہ جس کے نتیجے میں وہ کہتا ہے کہ وہ مقام آ جاتا ہے کہ۔

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟

ورنہ تو ہر جگہ پر خودی ہلاکت کا پیغام لاتی ہے یہ تو شیطانی نحوست ہے۔ اس کو چھوڑیں۔ جو نفس اور انا کی خاطر نیکیاں کرنے والے ہوتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس سے نجات حاصل کرنا چاہئے۔ اس کی مثالیں بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان سوچتا ہے کہ میں علوم میں پرورش یافتہ ہوں۔ یہ بات اسے سب سے زیادہ چھوٹا کر دیتی ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان اپنے آپ کو جاہل کی طرح سمجھے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ہیں تو عالم مگر عجز کی خاطر انکسار ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے کوئی کروڑپتی شخص خود کو مزدور کہہ دیتا ہے۔ اس کی انا اسے یہاں بھی دھوکہ دے رہی ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سچا عجز ہو تو دعا میں جان پڑتی ہے۔ جب انسان خطرے کی حالت میں ہو تو جو چیخ اس کی نکلتی ہے وہ بناوٹ سے نہیں نکلتی۔ اور یہ وہ چیخ ہوتی ہے جس کو سن کر صحیح مدد اسے حاصل ہو جاتی ہے پس دعا میں قوت پیدا کرنے کے لئے اپنے عجز کو حقیقی بنائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبتل کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مضمون نیت کی نیکی اور صفائی سے مشروط ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس مضمون کو نیت سے منسلک فرمایا ہے۔ اس مرحلے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کے بعض واقعات بیان فرمائے کہ آپ کو ایک بار آپ کے والد ماجد (حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) نے کوئی اچھی نوکری دلوانے کی پیشکش کی تو حضرت بانی سلسلہ نے عرض کیا کہ میری نوکری کی فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں۔ اس پر آپ کے والد گرامی نے فرمایا۔ اچھا اگر غلام احمد نے یہ کہا ہے تو خیر ہے اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ کا تبتل آغاز ہی سے خدا سے فیض یافتہ تبتل تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ اگر مجھے یقین دلایا جائے کہ خدا کی محبت کے نتیجے میں مجھے سخت سے سخت سزا ملے گی تو میری فطرت ایسی ہے کہ پورے جوش اور ذوق و شوق سے یہ سب تکالیف برداشت کرنے کو تیار ہے۔ اور کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے منہ نہیں موڑے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم اردو کلام بیان فرما کر تبتل کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان دنیا کو ترک کر دے بلکہ سوال یہ ہے کہ جب ایک طرف دنیا کی لذتیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی رضا ہو تو دنیاوی لذات کو اس طرح ترک کر دے جس طرح کسی بدبودار چیز کو ترک کیا جاتا ہے لیکن جب ایسی صورت نہ ہو اس وقت تک اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں کو اختیار کیا جا سکتا ہے اللہ کے ڈر کے دائرے میں رہ کر ہر لذت حاصل کی جا سکتی ہے۔

آخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم صحیح معنوں میں تبتل اختیار کریں اگر ایسا ہو جائے تو ساری دنیا کی نجات ہمارے ساتھ وابستہ کر دی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ ساری دنیا کی نجات ہمارے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

یاد رکھو کہ مزکی کے پاس رہنے کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی۔ علوم میں سے ہمیں ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ اسماء اللہ معلوم ہوں خدا تعالیٰ کے افعال کا علم ہو۔ ایمان کے معنے معلوم ہوں کفر اور نفاق کی حقیقت معلوم کریں۔

ہر وقت ڈرتے رہو اور اپنے اندر کا محاسب کر کے "بخشش" اور حفاظت الٰہی طلب کرو۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

یورپ کے معاشرے کو اگر دو لفظوں میں بیان کیا جائے تو وہ تموج پیدا کرتا ہے' بے چینی پیدا کرتا ہے' ایسی تحریکات آپ کے سامنے رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں دل بے اطمینانی ہی محسوس نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر طلب کی ایک ایسی آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کسی پانی سے بجھ نہیں سکتی۔ جس پانی کی بھڑک دل میں پیدا ہوتی ہے وہ پانی سمندر کے پانی کی طرح شور پانی ہوتا ہے اور جتنا آپ اس سے پیاس بجھانے کی کوشش کریں اتنا ہی وہ بھڑک اور زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ ایسی حقیقت ہے کہ جب کھول کر اہل مغرب کے سامنے پیش کی جائے تو ان کے دل گواہی دیتے ہیں اور وہ ہمیشہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ہماری Civilisation ہماری تہذیب' ہمارا تمدن جن لذتوں کی طرف بلاتا ہے ان میں آخری تسکین کا کوئی مقام نہیں ہے۔ محض پیچھے بھاگنا ہے اور مزید کی تلاش' مزید کی طلب ہے جو آخر کہیں نہیں ملتا اور بالآخر وہ لوگ جو دنیاوی لذتوں کی تلاش میں بے لگام ہو کر بھاگتے پھرتے ہیں' ان کو سوائے بے چینی کے' بے اطمینانی کے بالآخر کچھ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے اس معاشرے کی تصویر ایک موقعہ پر یوں فرمائی جیسے کوئی سراب کے پیچھے دوڑ رہا ہو۔ پیاس کی شدت اسے سراب کی پیروی کے لئے اس کی طرف تیز تر بھگاتی چلی جائے لیکن وہ اس سے آگے بھاگتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ جب اس میں چلنے کی مزید سکت نہ رہے تو اپنے آپ کو اس سراب کے مقام پر پائے جہاں خدا اس کو جزاء دینے کے لئے پہنچا ہے اور اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ پس ان لوگوں کے اکثر انجام اسی قسم کے ہیں اور دن بدن ان کے معاشرہ میں بے چینی بڑھتی چلی جا رہی ہے معاشرہ پُر عذاب ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے بلند مقامات پر فائز ہونے کے باوجود کوئی دولت ان کے دلوں کی تسکین کے سامان نہیں کر سکتی اور دن بدن گلیوں میں جرم پل رہے ہیں اور ظلم اور سفاکی نشوونما پا رہے ہیں۔ ایک طرف تہذیبی تقاضے یہ ہیں کہ تمام دنیا کو یہ تہذیب سکھانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور تیسری دنیا کے غریب ممالک پر اس لحاظ سے طعن زنی کرتے ہیں کہ تمھیں ابھی تک انسانیت بھی نہیں آئی۔ تمھیں انسان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف بھی توجہ نہیں ہے۔ تم انسانی حقوق ادا کرنے کے راز نہیں جانتے۔ ہم تمہیں سکھاتے ہیں کہ Civilisation کیا ہے۔ کس طرح تہذیب کے ساتھ رہنا ہوتا ہے اور دوسری طرف جب ان کو قریب سے دیکھا جائے تو ایسے خوفناک رجحانات نہ صرف ان کے اندر پیدا ہوئے ہیں بلکہ روز بروز نشوونما پاتے چلے جا رہے ہیں یا ان کے اخبارات میں ان کے تذکرے ملتے ہیں وہ ایسے خوفناک ہیں کہ ان کا بیان بھی ممکن نہیں۔ ایک موقعہ پر ایک ٹیلی ویژن کے پروگرام میں ایک بہت ہی تجربہ کار پولیس کا بڑا افسر پیش ہوا اور اس نے ایک ایسے شہر کو ٹیلی ویژن پر دکھایا جس کا نام اس نے احتیاطاً نہیں لیا تا کہ قانونی جکڑ میں نہ آجائے۔ اس نے کہا اس شہر میں ایک لمبے عرصے سے میں اپنے فرائض ادا کرتا چلا آ رہا ہوں' غالباً اس نے ۲۵ یا ۳۰ سال بتائے اور کہا کہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اس شہر کے کم از کم ۳۳ فیصدی گھر (یعنی One third) ایسے ہیں جن میں باپ اپنی بیٹیوں پر سفاکانہ ظلم کرتے ہیں اور مائیں اپنے بیٹوں پر کرتی ہیں اور بے حیائی اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے اور ان کی کوئی شنوائی نہیں۔ قوانین ایسے ہیں جو مجرم کی حمایت کرنے والے اور معصوم کے خلاف استعمال ہونے والے اور معصوم کی حفاظت کے جتنے حقوق ہیں ان کو پامال کرنے والے ہیں۔ بہرحال یہ بحث تو اس کی قانونی بحث تھی لیکن میں نے اسے اس نقطہ نگاہ سے دیکھا کہ تہذیب کے اس لمبے سفر کے بعد بالآخر جس مقام پر پہنچے ہیں یہ وہی مقام تو ہے جس کا قرآن کریم میں ایک سراب کی صورت میں ذکر فرمایا گیا تھا کہ بالآخر تم وہاں پہنچو گے جہاں تمھیں خدا کی عائد کردہ سزا کھڑی دکھائی دے گی۔ اس سزا میں تم چاروں طرف سے گھیرے جاؤ گے اور تمہارے لئے نجات کی کوئی راہ باقی نہیں رہے گی۔ یہ ایک پہلو ہے جس کا میں نے مختصراً ذکر کیا۔ لیکن جو بیماریاں اب وہاں راہ پا رہی ہیں۔ جو دن بدن بدامنی کی کیفیت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اس کا حال یہ ہے کہ ہر انسان اپنے گھر میں جنت ڈھونڈنے کی بجائے باہر جنت کی تلاش کرتا ہے۔ ایسے گھر بھی (سوائے اس کے کہ اللہ چاہے) یقیناً ہیں جن میں سکون ملتا ہے' جن میں اعلیٰ انسانی قدریں بھی ملتی ہیں مگر اکثر گھروں کی صورت چکی ہے کہ وہ گھر محض رات بسر کرنے کے لئے گھر ہیں ورنہ ان کی لذتیں ان کے سکون گھروں سے باہر پڑے ہیں اور وہ لذتیں اور وہ سکون ایسے ہیں جو حاصل کئے جائیں تو کسی اور کی لذت اور سکون لوٹ کر حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی بیماریاں پھیل چکی ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی عطاء فرمودہ لذتوں کو ایک جہنم میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ غیر اسلامی تہذیب کی وہ صورت حال ہے جو گہرے غور سے دیکھا جائے تو صرف ایک ملک میں نہیں دو ملکوں میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں رونما ہو رہی ہے۔ پس میں جب مغرب کی مثال دیتا ہوں تو ہر گز یہ مراد نہیں کہ اہل مشرق ان باتوں سے پاک اور صاف ہیں۔ میں اسلام اور اسلام کی مخالف قدروں کا موازنہ کر رہا ہوں۔ ہندوستان بھی انہی بدیوں میں مبتلا ہوتا چلا جا رہا ہے اور پاکستان بھی انہی بدیوں میں مبتلا ہوتا چلا جا رہا ہے اور مشرق اور مغرب دونوں اس پہلو سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ پس اس صورت حال کو کیسے تبدیل کیا جائے۔ کیسے اس کا رخ پلٹا جائے تا کہ دنیا کو سکون نصیب ہو۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

احمدی عورت واقعتاً اس بات کی اہلیت رکھتی ہے (۔) اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی توقعات کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے کہ اس دنیا میں جنت کے نمونے پیدا کرے۔ اپنے گھروں کو وہ جذب دے' وہ کشش عطا کرے جس کے نتیجہ میں وہ محور بن جائے اور اس کے گھر کے افراد اس کے گرد گھومیں۔ انہیں باہر چین نصیب نہ ہو بلکہ گھر میں سکینت ملے۔ وہ ایک دوسرے سے پیار اور محبت کے ساتھ ایسی زندگی بسر کریں کہ لذت یابی کا محض ایک ہی رخ سر پر سوار نہ رہے جو جنون بن جائے اور جس کے بعد دنیا کا امن اٹھ جائے بلکہ خدا تعالیٰ نے پیار اور محبت کے جو مختلف لطیف رشتے عطا فرما رکھے ہیں ان رشتوں کے ذریعہ وہ سکینت حاصل کریں جیسے خون کی نالیوں سے ہر طرف سے دل کو خون پہنچتا ہے وہ دل بن جائیں اور ہر طرف سے محبت کا خون ان تک پہنچے اور وہ دل بن جائیں اور جسم کے ہر عضو کو ان کی طرف سے سکینت کا خون پہنچے۔ یہ وہ (-) معاشرہ ہے جس کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک ہی چھوٹے سے جملے میں فرمایا کہ تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ پس جہاں جنت ہو انسان اسی طرف بھاگتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جنت کہیں اور ہو اور دوڑ کے رخ کسی اور سمت میں ہوں۔ اس کی مزید عملی تصویر اس طرح دکھائی دیتی ہے کہ جن معاشروں میں اسلام کے خلاف قدریں قائم ہو رہی ہیں ان میں کسی نہ کسی تھوڑے فرق کے ساتھ بالعموم یہ رجحان ہے کہ ماؤں کے ساتھ اولاد کا تعلق اور اسی تعلق سے باپوں کے ساتھ اولاد کا تعلق دن بدن کٹتا چلا جا رہا ہے یا دھیما پڑتا چلا جا رہا ہے اور نئی نسل یہ سمجھتی ہے کہ جیسے یہ پرانی نسل ہم پر بوجھ ہے' ایک مصیبت ہے۔ ایک عذاب سر پر پڑا ہے۔ وہ ان کے حقوق کے سلسلہ میں کوئی ایسا فرض ادا نہیں کرتے جس کے نتیجہ میں انہیں تکلیف اٹھانی پڑے۔ بہت معمولی تکلیف اٹھا کر کبھی کبھی عید بقر جسے ہم کہتے ہیں وہاں کرسمس کہا جاتا ہے' ایسے مواقع پر وہ کبھی ماں باپ کو اپنے ہاں دعوت دے دیتے ہیں یا کبھی ماں باپ کے ہاں چلے جاتے ہیں ورنہ بالعموم بوڑھوں کے لئے اس سوسائٹی میں کوئی جگہ نہیں رہی جو تھوڑی سی جگہ ہے وہ بھی تنگ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ایسے شریف گھرانے ضرور موجود ہیں جنہیں ماحول قدامت پسند سمجھتا ہے اور وہ اپنے ماضی کے گہرے تعلق کی بناء پر ابھی تک مجبور ہیں کہ اپنے ماں باپ کے کچھ حقوق ادا کریں لیکن اس حد تک نہیں کہ وہ مستقلاً "ان کی رضا جوئی کی کوشش کرتے رہیں۔ اگر پاؤں تلے جنت ہو تو انسان آخر وقت تک جنت کے حصول کے لئے جدوجہد اور کوشش کرتا رہتا ہے اور اپنی ماں کی آخری وقت کی دعائیں اور اپنے باپ کی رضا کی آواز سننا چاہتا ہے اسی سے اس کو تسکین ملتی ہے مگر ایسی کسی صورت کا مغرب میں تو تصور ہی نہیں رہا۔ مشرق میں بھی دن بدن یہ رشتے ٹوٹ رہے ہیں اور مجھے بسا اوقات بعض احمدی مائیں بھی یہ لکھتی ہیں کہ ہماری اولاد کی نظریں بدل رہی ہیں احترام وہ تعلق نہیں رہا جیسے غیر غیر ہو رہے ہوں۔ ہم اس کا کیا علاج کریں؟ اس علاج کے مضمون سے متعلق میں آپ کو یہ بات سمجھانی چاہتا ہوں کہ بچپن ہی میں آپ کے پاس علاج ہوتا ہے۔ خدا نے یہ علاج آپ کو عطا فرما رکھا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہرگز محمد رسول اللہ ﷺ آپ سے متعلق یہ بلند توقع نہ رکھتے کہ جنت آپ کے قدموں تلے ہے ضرور' چاہے آپ اسے استعمال کریں یا نہ کریں۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ ص ۷۲ تا ۷۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک عرب کا تعارف

اسلام سے قبل عورت کی حالت عرب میں نہایت خطرناک تھی۔ ایک مرد جتنی بیویاں چاہتا اپنے نکاح میں رکھ سکتا تھا۔ اور جب کسی عورت کو تنگ کرنا مقصود ہوتا تو اسے معلقہ رکھ کر ایذا دے سکتا تھا۔ بعض قبائل میں لڑکی کا کسی اور کے ساتھ شادی کر دینا باعث ہتک اور موجب ننگ و عار سمجھا جاتا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ دختر کشی کی قبیح رسم جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور روح کانپنے لگتی ہے ان ظالم اور سنگ دل انسانوں کے لئے ایک معمولی بات تھی لڑکی جب پانچ چھ سال کی عمر کو پہنچ جاتی اور میٹھی میٹھی اور دل لبھانے والی باتیں کرنے لگتی تو اس کا بے رحم اور سفاک باپ اسے نہلا دھلا کر اور اچھے کپڑے پہنا کر بستی سے باہر لے جاتا جہاں وہ پہلے سے ایک گڑھا کھود آتا تھا۔ وہاں پہنچ کر اس معصوم اور بے گناہ بچی کو گڑھے کے کنارے پر کھڑا کر کے اپنے ہاتھوں سے دھکا دے کر گرا دیتا اور اوپر سے مٹی ڈالنے لگ جاتا۔ لڑکی بیچاری چیختی چلاتی اور اپنے معصومانہ انداز میں باپ کو کہتی کہ ابا جان میں مری۔ جلدی مجھے باہر نکالو اور مٹی نہ ڈالو۔ مگر آہ! ظالم باپ تھا کہ اس پر اپنی لخت جگر کی آہ و بکا کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ وہ اس پر مٹی ڈالتا جاتا۔ یہاں تک کہ گڑھا زمین کے برابر ہو جاتا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اس جہان سے رخصت ہو جاتی۔

اب تم خود اندازہ لگا لو کہ وہ قوم جو اپنی بے گناہ لڑکیوں کے ساتھ اس قسم کا ظالمانہ سلوک کرتی ہو، وراثت اور دیگر حقوق میں ان کا کیسے خیال رکھ سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص نرینہ اولاد کے بغیر فوت ہو جاتا۔ تو عرب کی رسم کے مطابق اس کے ترکہ سے اس کی بیوی اور لڑکیاں محروم رہتیں اور تمام مال پر اس کا بھائی قابض ہو جاتا اور وہ بیچاریاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہ جاتیں۔

اور باتوں کو جانے دو۔ سوتیلی ماں کا یہ حال ہوتا کہ باپ کے مرنے پر لڑکا اس پر بطور ورثہ قبضہ کر لیتا تھا خدا کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں اس محسن نبی پر جس کی بعثت سے عورت کو اس قسم کی ذلت آمیز اور پر مصائب زندگی سے نجات ملی۔

توہم پرستی

توہم پرستی کا مرض عرب میں عام تھا۔ بعض قبائل کے لوگ جب گھر سے سفر کے لئے نکلتے تو اگر کسی وجہ سے انہیں واپس آنا پڑتا تو دروازے سے داخل ہونے کی بجائے مکان کے پیچھے سے دیوار پھاند کر اندر آتے۔

جانوروں کو بتوں کے نام پر یا کسی نذر کے نتیجہ میں آزاد چھوڑ دیتے نکاح کے متعلق بھی عجیب عجیب قبیح رسمیں ان میں رائج تھیں۔ غرضیکہ یہ اس قدر وسیع مضمون ہے کہ اگر عرب کی اسلام سے قبل کی حالت کا مکمل نقشہ کھینچا جائے تو ایک بڑی ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے'

اسلام سے پہلے عرب کی مذہبی حالت

عام طور پر عرب کا مذہب بت پرستی تھا۔ یہودی۔ عیسائی۔ مجوسی صابی اور دہریہ بھی اس ملک کے خاص خاص علاقوں میں مل جاتے تھے۔ لیکن ان تمام مذاہب میں ملکی حیثیت بت پرستی کو ہی حاصل تھی۔ جن کے پیرو بتوں کو اپنی حاجات کے پورا ہونے کا وسیلہ سمجھتے تھے۔ بڑے بڑے مشہور بتوں کے نام یہ تھے۔ لات۔ منات۔ عزیٰ۔ سواع۔ یغوث۔ ہبل۔ ود۔ یعوق۔ نسر۔ اساف۔ اور نائلہ وغیرہ۔ خانہ کعبہ بتوں کا مرکز تھا۔ جہاں تین سو ساٹھ بت رکھے تھے۔

مہینوں میں چار ماہ یعنی ذی قعدہ۔ ذی الحج۔ محرم اور رجب خاص طور پر عزت کے مہینے سمجھے جاتے تھے جن میں کشت و خون منع تھا اور ملک کے لوگ آزادی سے سفر کر سکتے تھے۔

غرض اسلام سے پہلے عرب کی حالت کیا بلحاظ تمدن و معاشرت اور کیا بلحاظ مذہب و طریقت اس قدر خطرناک اور بگڑی ہوئی تھی کہ اگر اسلام نہ آتا تو اور کوئی مذہب اس کی اصلاح نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ سر ولیم میور کو بھی جو اسلام کا دشمن ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا ہے وہ لکھتا ہے۔

"محمد صلعم کی جوانی کے زمانہ میں عرب ایک بندھی لکیر پر چلنے والے لوگ تھے۔ اور ملک کی حالت ہر قسم کے تغیر اور اصلاح کی سخت مخالف تھی۔ بلکہ اس کی تمام تاریخ میں شائد اس زمانہ سے بڑھ کر کوئی ایسا زمانہ نہیں گذرا کہ جب اس کی اصلاح اس وقت سے زیادہ مشکل اور مایوس کن ہو--------عیسائی مذہب کی ۵۰۰ سال کی تبلیغی کوششوں کا یہی نتیجہ تھا کہ ملک میں خال خال عیسائی نظر آتے تھے۔ اور بس۔ یہودی مذہب زیادہ طاقت ور تھا۔ لیکن ایک تبلیغی مذہب کے طور پر وہ بھی اب گویا بالکل رہ چکا تھا۔ لیکن بت پرستی اور بنو اسماعیل کے توہمانہ اعتقاد کا دریا ہر سمت سے جوش مارتا ہوا کعبہ کی دیواروں سے آ آ کر ٹکراتا تھا۔"

اور یہ حالت صرف عرب ہی کی نہ تھی۔ بلکہ ساری دنیا پر سخت تاریکی کا دور دورہ تھا۔ تمام مذاہب بگڑ چکے تھے۔ ساری دنیا پر گمراہی اپنا دامن پھیلا چکی تھی۔

اکرام ضیف

روحانی غذا کا خیال

ابو عبداللہ بن طہفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جب مہمان زیادہ ہو جاتے تھے۔ تو آپ ﷺ صحابہؓ کو مسجد میں نماز کے بعد فرما دیتے تھے۔ کہ جو آدمی اپنے ساتھ مہمان لے کر جا سکتا ہے لے جائے لیکن ایک رات مہمان اتنے زیادہ تھے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہر آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک مہمان کو ہمراہ لے جائے اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ اس کے باوجود بھی پانچ مہمان بچ رہے۔ پانچواں میں تھا۔ آنحضرت ﷺ ہمیں اپنے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر لے گئے۔ آپ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے انہوں نے عرض کی حضور آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے کچھ تیار کیا ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ وہ کھانا ایک پلیٹ میں لے آئیں۔ آنحضور نے اس میں تھوڑا سا لیا اور باقی ہم پانچوں کو دیا اور فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھاؤ۔ پھر حضرت عائشہؓ تھوڑا سا اور کھانا لائیں۔ وہ بھی ہم نے کھا لیا پھر آنحضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کچھ پینے کو بھی ہے۔ انہوں نے عرض کی تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لے آؤ حضرت عائشہؓ نے وہ پیش کیا ہے حضور ﷺ نے لے کر اس میں سے تھوڑا سا پیا اور باقی تبرک ہمیں دے کر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے پیو۔ ہم نے وہ بھی پی لیا۔ اور ختم کر دیا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ چاہو تو مسجد چلے جاؤ ہم نے کہا ہم مسجد جائیں گے۔ چنانچہ ہم مسجد جا کر سو گئے۔ صبح نماز سے قبل حضور تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لئے آ کر جگانے لگے۔ اور یہ آپ کا طریق تھا کہ جب گھر سے نماز کے لئے تشریف لاتے تو نماز نماز کہہ کر سونے والوں کو جگا دیتے تھے۔ میں مسجد میں پیٹ کے بل سویا پڑا تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ کوئی آدمی مجھے پاؤں سے ہلا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اس طرح سونا اچھا نہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ آنحضرت ﷺ تھے۔

عرش پر خدا خوش ہو رہا تھا

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک غریب مفلوک الحال شخص آیا اور عرض کی کہ میں فاقہ سے ہوں آنحضرت ﷺ نے گھر پچھوا بھیجا کہ کھانے کو کچھ ہو تو دیا جائے وہ زمانہ سخت تنگی اور قحط کا تھا سب بیویوں کی طرف سے جواب آیا کہ صرف پانی گھر میں ہے اور کھانے کو کچھ نہیں تب رسول ﷺ نے صحابہ کے درمیان اعلان فرمایا کہ کوئی ہے جو آج رات اس شخص کی مہمان نوازی کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پائے۔ حضرت ابو طلحہؓ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کی اے خدا کے رسول ﷺ میں اس مہمان کی ضیافت کے لئے حاضر ہوں چنانچہ اس مہمان کو وہ اپنے گھر لے گئے۔ اور اپنی بیوی حضرت ام سلیمؓ جو نہایت زیرک ایثار پیشہ اور فدائی خاتون تھیں سے کہا یہ رسول خدا ﷺ کا مہمان ہے اس لئے اس کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا اور اس کا پورا پورا اکرام کرنا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم آج تو صرف بچوں کا کھانا ہے۔ ہمارے کھانے کو بھی کچھ نہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ نے کہا کوئی بات نہیں آج بچوں کو بھوکا رکھ لیں گے جب وہ کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سلا دینا اور مہمان کے لئے کھانا تیار کر لو۔ اور جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو حکمت عملی سے دیا بجھا دینا۔ تا کہ خدا کے رسول کا مہمان سیر ہو کر کھا سکے ہم بھوکے گزارا کر لیں گے۔ لیکن مہمان کا ساتھ دینے کے لئے ہم ساتھ خالی منہ ہلاتے رہیں گے۔

نزول پردہ کے حکم سے پہلے عربوں میں اہل خانہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا اکرام ضیف کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ میاں بیوی مہمان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ تا اس پہلو سے بھی اکرام میں فرق نہ آئے لیکن کھانا ایک آدمی کا تھا چنانچہ حضرت ام سلیمؓ کھانا رکھ کر دیا ٹھیک کرنے کے لئے اٹھیں اور اسے بجھا دیا پھر دونوں میاں بیوی مہمان کے ساتھ خالی منہ ہلا ہلا کر یہ ظاہر کرتے رہے کہ کھانا کھا رہے ہیں لیکن خود بھوکے رہے اور

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدر علی ظفر

ابتلاء اور درس وفا

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے پیارے بندوں کو مختلف قسم کے ابتلاؤں اور امتحانوں میں ڈالتا ہے۔ ان پر یہ ابتلاء اس لئے نہیں آتے کہ ان کو تباہ و برباد کیا جائے بلکہ یہ اس لئے آتے ہیں تا انہیں ایک نئی روحانی زندگی بخشی جائے۔ ابتلاء اہل اللہ کی روحانی وردی کا نام ہے۔ ابتلاء کے نتیجہ میں اولیاء اللہ کا قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ ابتلاء اس لئے آتے ہیں تا کہ ان کا مؤید من اللہ ہونا ثابت ہو جائے۔ گو یہ بات خدا تعالیٰ کے علم میں ہوتی ہے کہ کون صاحب ایمان ہے اور کون نہیں ہے مگر بنی نوع انسان پر ظاہر کرنے کے لئے اور ان کی تسلی کے لئے خدا تعالیٰ بار بار ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کی آزمائش کرتا ہے یہاں تک کہ سب دنیا کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ گروہ جس کو خدا تعالیٰ نے چنا ہے واقعہ میں ایماندار ہے۔

اہل اللہ پر جو ابتلاء آتے ہیں۔ ان کی بہت سی قسمیں ہیں۔ کبھی انہیں خوف و یاس سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کبھی بھوک و پیاس کے امتحان میں انہیں ڈالا جاتا ہے۔ کبھی ان کے مال و دولت کے چھیننے کی صورت میں وہ آزمائے جاتے ہیں کبھی ان کی جانوں اور اولادوں پر حملہ کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ طرف طرح کے امتحان ہیں جو ان پر آتے ہیں۔ ابتلاء و امتحان کی جو بھی صورت ہو اہل اللہ کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان مشکلات کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں وہ بظاہر ناکامی و نامرادی کی حالت میں ہمت ہار کر بیٹھ نہیں جاتے۔ بلکہ پوری ہمت اور قوت کے ساتھ اپنے راستے پر گامزن رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں وہ بے صبری کا مظاہرہ نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کے ایمان و یقین میں کوئی کمی آتی ہے وہ ہر آن کامل وفاداری کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے ہیں اور اسی سے ان تکالیف کے دور ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ہمیں ایسے حالات میں صبر و استقلال کے ساتھ ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے کی نصائح فرمائی ہیں۔ آپ کی بیش بہا نصائح میں سے ایک نصیحت جو کہ آپ نے شرائط بیعت میں رکھی ہے اور عہد کی صورت میں جماعت میں داخل ہونے والا ہر شخص اس کی پابندی کرنے کا اقرار کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرنا ہے اور کسی بھی حالت میں اس سے منہ نہیں موڑنا ہے۔ اسی میں ہماری فلاح اور کامیابی ہے۔ شرائط بیعت میں حضرت نے پانچویں شرط یہ رکھی ہے کہ بیعت کرنے والا صدق دل سے اس بات کا عہد کرے کہ وہ

"ہر حال رنج و راحت اور عسر او ریسر اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا"۔

(اشتہار ۱۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء)

خدا تعالیٰ کے ساتھ ہر حالت میں کامل وفاداری کا تعلق رکھنا یہ اہل اللہ کی صفت ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے ساتھ ان لوگوں کو نہایت کامل وفاداری کا تعلق ہوتا ہے۔ اور ایک عجیب ہستی جانفشانی کی ان کے اندر رہوتی ہے اور ان کی روح کو خدا تعالیٰ کی روح کے ساتھ وفاداری کا ایک راز ہوتا ہے جس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا اس لئے حضرت احدیت میں ان کا ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ جس کو خلقت نہیں پہچانتی وہ چیز جو خاص طور پر ان میں زیادہ ہے اور جو سرچشمہ تمام برکات کا ہے اور جس کی وجہ سے یہ ڈوبتے ہوئے پھر نکل آتے ہیں اور موت تک پہنچ کر پھر زندہ ہو جاتے ہیں اور ذلتیں اٹھا کر پھر تاج عزت دکھا دیتے ہیں اور مہجور اور اکیلے ہو کر پھر ناگہاں ایک جماعت کے ساتھ نظر آتے ہیں وہ یہی راز وفاداری ہے۔ جس کے رشتہ محکم کو نہ تلواریں منقطع کر سکتی ہیں اور نہ دنیا کا کوئی بلوہ اور خوف اور مفسدہ اس کو ڈھیلا کر سکتا ہے"۔ (ازالہ اوہام)

حضرت اقدس نے ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے وفاداری کو بندے کا عملِ اعظم بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"عملِ اعظم بندہ کا یہی ہے کہ وہ وفاداری سے ایمان لاتا ہے اور بے انتہا وفاداری کی نیت سے تکالیف مالی و جانی اٹھانے کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے ------ پر مشیر بمنزلہ خریدار کے نہیں ہے تا یہ کہا جائے کہ جس قدر اس نے کوئی چیز لی۔ اسی قدر اس نے دام بھی دے دیئے۔ بلکہ یہ معاملہ محبت و عشق کا ہے"۔

(سرمہ چشم آریہ طبع اول صفحہ ۹۴)

خدا تعالیٰ کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے لوگ خدا تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ہوتے ہیں۔ اس لئے دشمن کی طرف سے ان کو ہلاک کرنے اور تباہ کرنے کا کوئی حربہ کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کا ہے۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے ------ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں"۔

(کشتی نوح)

الٰہی جماعتوں پر ابتلاؤں کا آنا یہ قدیم سے سنت ہے۔ یہ ابتلاء جماعتوں کی ابتدائی زندگی میں بھی آتے ہیں اور ان کی انتہائی ترقی کے دور میں بھی۔ آزمائش کا دور خواہ لمبا ہو یا چھوٹا۔ اہل اللہ کو صبر اور وفاداری کے جذبہ سے اسے قبول کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ غیب سے ان کی مدد کا کوئی سامان پیدا کرے اور اپنے کسی نشان کے ذریعہ صداقت کو لوگوں پر آشکار کردے۔ حضرتی اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ بھی بباعث آزمائش اپنے بندوں کے نشان دکھلانے میں عمداً تاخیر اور توقف ڈالتا ہے۔ اور وہ لوگ تکذیب اور انکار میں بڑھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ انکار میں ترقی کرتے کرتے اپنی راؤں کو پختہ کر لیتے ہیں ------ تب اس وقت عنایت الٰہی توجہ فرماتی ہے کہ اپنے عاجز بندے کی عزت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے کوئی اپنا نشان ظاہر کرے۔ سو اس وقت کوئی غیبی نشان ظاہر ہوتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۳۳۵-۳۳۶)

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کی بات پر یقین رکھتے ہیں اور ابتلاؤں سے نہیں ڈرتے اور وفاداری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور ہی جھکتے ہیں۔

بقیہ : ص ۴

مہمان کو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور خود بھوکے پیٹ رات بسر کی۔

ایثار و قربانی اور اخلاص و فدائیت کے اس عظیم الشان نمونے کو دیکھ کر عرش کا خدا بھی اتنا خوش ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو اس واقعہ کی خبر کر دی صبح ہوئی اور ابو طلحہؓ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا آج رات عرش کا خدا تم دونوں میاں بیوی کے اس نمونہ کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

واقفین نو بچوں کے ایمان کی حفاظت کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے۔ پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ پیدا ہوتا ہو وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب کا دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے سمجھانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

(از خطبہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

اللہ جلشانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو اسی کی عبادت ہو اس کے مقابل میں کوئی غیر تمہارا مطاع محبوب۔ معبود مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

فلسطین اسرائیل معاہدہ

پی۔ایل۔او۔اور اسرائیل کے درمیان غازہ پٹی اور مغربی کنارہ میں پی۔ایل۔او کی محدود حکومت کے سلسلے میں معاہدہ تو طے پاچکا ہے۔ اور اس کی بہت سے فلسطینیوں نے مخالفت بھی کی ہے لیکن بہرحال پی۔ایل۔او۔ اور اسرائیل کو یقین ہے کہ یہ معاہدہ مفید ثابت ہو گا۔ البتہ اب جبکہ اس کی تفاصیل زیر بحث آرہی ہیں تو پتہ چل رہا ہے کہ انتقال اقتدار میں کیسی کیسی مشکلات پیش آئیں گی۔ حفاظتی امور کے متعلق جو کمیٹی غور فکر کر رہی ہے۔ اس میں ایک یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ فلسطینیوں کی خواہش ہے کہ اسرائیلی فوج کے غازہ سے نکل جانے کے متعلق جلد از جلد گفتگو کی جائے جبکہ اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ پہلے اختلافی امور تشکیل دئے جائیں۔ یعنی رقبہ اور معیار اقتدار کیا ہو گا۔

فلسطینی پولیس کی نفری کتنی ہو گی جو اسرائیلی فوج کی جگہ لے گی۔ خاص طور پر اس بات نے جھگڑے کی صورت پیدا کر دی کہ پولیس کی نفری کیا ہو۔ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ ان کی پولیس کی نفری پچیس سے تیس ہزار تک ہونی چاہئے۔ ان کے پاس مشین گن بوٹس بھی ہوں ہیلی کاپٹر بھی ہوں اور مسلح گاڑیاں بھی۔ اسرائیلیوں نے فلسطینیوں سے کہا کہ ان کی پولیس کے پاس چھوٹے ہتھیار ہونے چاہئیں۔ اگرچہ اس سلسلے میں کسی حد تک اتفاق تو ہو گیا ہے لیکن یہ اتفاق بھی غیر یقینی حالت کا ایک نقشہ پیش کرتا ہے۔ فلسطینیوں کے ایک نمائندے نے جس نے اس معاہدے کے سلسلے میں خاصا کام کیا ہے کہا کہ میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ آپس کے جھگڑے کی کیفیت کیا ہے۔ لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایسی گفت و شنید میں اس قسم کی باتیں آہی جایا کرتی ہیں۔

تعلیمی ورکشاپ

محکمہ تعلیم اور برٹش کونسل نے مل کر ایک پانچ روزہ ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ یہ ورکشاپ ترقیاتی امور کے سلسلے میں تھی اور اس میں پرائمری سطح تک عورتوں کی تعلیم ایک چیلنج بن کر سامنے آئی۔ یہ سیمینار اپنی قسم کا دوسرا سیمینار ہے اور اس میں عام طور پر بنیادی تعلیم میں تبدیلیوں کے انتظام پر غور کیا جاتا ہے۔ وزارت تعلیم، کہا جاتا ہے برٹش کونسل کے ساتھ مل کر تعلیمی امور کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانا چاہتی ہے۔ اس میں بیرونی ممالک کے تعلیمی سسٹم کا بھی ذکر آتا ہے خاص طور پر یوروپ میں تعلیم۔ اس ورکشاپ میں شرکت کرنے والے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران تھے اور غیر حکومتی تنظیموں کے نمائندے بھی۔ جبکہ مقالے پڑھنے کے لئے انگلستان سے بھی بعض پروفیسر صاحبان آتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی باہر سے ماہرین تعلیم آئے ہوئے تھے۔

پاک ہند کشمکش

پاکستان نے اس خطرے کا اظہار کیا ہے کہ نئی دہلی کی طرف سے لائن آف کنٹرول پر مسلسل دباؤ بڑھانے کی وجہ سے پاکستان اور ہندوستان کی کشمکش میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اس بات میں مصروف ہے کہ وہ جذبات کو بڑھائے اور ایسا کرنے کے لئے اس نے پاکستانی دیہات پر حملے کئے ہیں اور وہاں کے بے گناہ شہریوں کو نقصان پہنچایا ہے ایک نمائندہ وزارت خارجہ نے اخبار نویسوں کو ایک باقاعدہ بریفنگ کے موقعہ پر بتایا کہ ہندوستانی فوج سرحد پر واقع دیہات پر حملے کر رہی ہے تاکہ وہ درگاہ حضرت بل کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ پھیر دے انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے کوئی ایسی بات نہیں ہو رہی۔ جس کے متعلق کہا جائے کہ اس سے جذبات مشتعل ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستان بار بار چھوٹے اور بڑے حملے کر کے ان لوگوں کو پریشان کر رہا ہے وزارت خارجہ کے اس نمائندے نے کہا کہ ہم نے اپنی تشویش کا اظہار کر دیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ جو کچھ وہاں کے بے گناہ شہریوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے پاکستان خاموش نہیں رہ سکتا۔ یہ لوگ جو سرحدوں کے دیہات میں مارے جا رہے ہیں یہ دراصل اپنے کھیتوں میں کام کرنے والے کسان ہیں۔ اور بار بار ان پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ جب اس نمائندے سے پوچھا گیا کہ اب تک کتنے افراد مارے گئے ہیں تو نمائندے مذکور نے کہا کہ میرے پاس اعداد و شمار تو نہیں ہیں لیکن جو اعداد و شمار مل سکے ہیں وہ عنقریب بتا سکیں گے کہ کتنے افراد ہندوستانی فوجوں کی زد میں آکر ہلاک ہو چکے ہیں انہوں نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ درگاہ حضرت بل پر جو کچھ ہو رہا ہے اس سے چونکہ مسلمانوں کی عالمی برادری کو تشویش ہے اس لئے وہاں سے توجہ ہٹانے کے لئے لائن آف کنٹرول پر کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

ہانگ کانگ کا مسئلہ

١٩٩٧ء میں ہانگ کانگ چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ کئی سالوں سے اس سلسلے میں برطانیہ اور چین کے حکام آپس میں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ کبھی امید کی کرن نظر آنے لگتی ہے اور کبھی ناامیدی کے بادل چھا جاتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں جھگڑا اس بات کا تھا کہ برطانیہ کو ہانگ کانگ کے سلسلے میں اب کوئی نئے اقدامات نہیں کرنے چاہئیں جو اصولی طور پر چین سے متضاد ہوں مثلاً چین میں چونکہ اس قسم کی جمہوریت نہیں ہے جیسی کہ برطانیہ میں ہے اور برطانیہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ ہانگ کانگ میں ویسی جمہوریت آجائے۔ جیسی ان کے اپنے ملک میں ہے۔ چین کو اس پر سخت اعتراض ہے۔ چنانچہ بعض اوقات یہی بات حل ہونے میں خاصی مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ اب ان کی گفت و شنید کو سات سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ جس میں نرم اور گرم باتیں ہوئی ہیں۔ لیکن خیال یہ کیا جاتا ہے کہ کچھ بھی ہو معاہدے پر اس رنگ میں ضرور اب عمل کیا جائے گا۔ کہ ہانگ کانگ چین کے حوالے کر دیا جائے۔ برطانیہ کا یہ کہنا ہے کہ جب تک ہانگ کانگ برطانیہ کے قبضے میں ہے برطانیہ کی پالیسی چلے گی اور اس کے بعد جب ہانگ کانگ چین کا حصہ بن جائے تو وہ جو چاہیں کریں۔ برطانیہ بہرحال چین کی اس رنگ میں مدد جاری رکھے گا کہ ہانگ کانگ بہتر طریق پر چین کا حصہ بن جائے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ چین کے لئے بندرگاہ بھی تیار کرنے پر راضی ہو گیا ہے۔ ویسے تو عجیب بات لگتی ہے کہ دونوں کی گفت و شنید کامیابی کی منزل کے قریب پہنچنے میں نہیں آتی۔ لیکن وعدے بڑے بڑے کئے جاتے ہیں۔ چین نے اس بات پر اصرار کیا ہے کہ ہانگ کانگ کے مرکز میں جو فوجی اڈے ہیں وہ دیگر تمام اڈوں سے ملحق زمین کے ساتھ چین کو دے دئے جائیں۔ ہر وہ علاقہ جہاں پر برطانوی فوج موجود ہے چاہے وہ ہانگ کانگ کے کسی حصے میں ہو اسے خالی کر دیا جائے اور چین کا اس پر قبضہ تسلیم کیا جائے۔ برطانیہ کا کہنا ہے کہ وہ تمام اڈے جن کا حفاظتی امور سے تعلق ہے اور اسی طرح تجارتی اہمیت کے مراکز چین کو نہیں بلکہ ہانگ کانگ کے لوگوں کو دئے جائیں گے۔ فرق ان دونوں باتوں میں یہ ہے کہ جب برطانیہ یہ چیزیں ہانگ کانگ کے سپرد کرے گا۔ تو ہانگ کانگ اپنی اندرونی پالیسی میں ان سے جو سلوک چاہے کرے۔ اور اگر یہ چیزیں چین کو دے دی جائیں تو ہانگ کانگ کے لوگوں کے خیالات سے ہٹ کر بھی چین انہیں استعمال میں لا سکتا ہے۔

مصری بنیاد پرست

جیساکہ ہمارے قارئین جانتے ہیں مصر میں بنیاد پرست مسلمانوں اور حکومت کا تصادم جاری ہے۔ بنیاد پرست مسلمان مصری حکومت کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہاں ان کے خیال کے مطابق اسلام کی تمام دفعات کو نافذ کیا جاسکے۔ وہ سیاحوں کی بھی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں ان کا طرز زندگی غیر اسلامی ہے۔ اگرچہ حکومت بہت سے بنیاد پرستوں کو حراست میں لے چکی ہے لیکن افسران حکومت پر ان کے حملے جاری رہتے ہیں۔ گذشتہ روز انہوں نے پولیس کے ایک جرنیل کو ہلاک کر دیا جبکہ وہ اپنے کام پر جا رہے تھے۔ اس موقعہ پر کئی دیگر افراد زخمی ہوئے۔ وہ وہ لوگ تھے جو اس پولیس افسر کے ساتھ جا رہے تھے۔

اور ان کے علاوہ تین راہگیر بھی شدید زخمی ہوئے۔ اس سے ایک دو روز قبل ایک اور سینیئر پولیس افسر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس وقت تک ان بنیاد پرستوں نے ٦٦ پولیس افسر قتل کئے ہیں اگرچہ آغاز کار میں ان کا یہ پروگرام نہیں تھا لیکن جب انہوں نے دیکھا ہے کہ حکومت ان کی بات بھی نہیں مانتی اور اس کے علاوہ انہیں حراست میں بھی لے لیتی ہے۔ انہوں نے بلاواسطہ حکومت کے مختلف افسروں پر حملے شروع کر دئے چونکہ مقابلہ پولیس افسروں سے ہوتا ہے اس لئے زیادہ تر وہی مارے جاتے ہیں۔

موت کی خبر نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہروقت "فرمانبردار" بنے رہو۔ یہ مت سمجھو کہ چھوٹے سے چھوٹے عمل کی کیا ضرورت ہے اور وہ کیا کام آئے گا۔ نہیں خدا تعالیٰ کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۷۔ اکتوبر ۹۳ء کو مکرم حفیظ احمد اسد صاحب مربی سلسلہ کو بیٹے سے نوازا ہے۔

نومولود مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب کارکن وقف جدید ربوہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب حسنی فاؤنڈیشن گوکھووال فیصل آباد کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مولود احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب جمال پور۔ ضلع خیرپور سندھ شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد افضل زاہد خان رند صاحب انسپکٹر فائر بریگیڈ لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بہت سخت بیمار ہیں اور اب گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا علاؤالدین صاحب راولپنڈی ۲۷۔ ستمبر کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ امامت کے ساتھ گہری محبت رکھتے تھے۔ مکرم منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

گمشدہ نقدی

○ مورخہ ۹۳-۱۰-۲۷ کو ایک ہزار روپے اقصیٰ روڈ خواجہ کلاتھ ہاؤس سے لے کر فیکٹری ایریا تک جاتے ہوئے گر گئے ہیں۔ جس دوست کو ملیں وہ براہ کرم سید محمود احمد شاہ صاحب مکان نمبر ۱/۸ فیکٹری ایریا ربوہ کو پہنچا دیں۔

یاددہانی رپورٹ کارروائی

یوم تحریک جدید

۲۲۔ اکتوبر ۹۳ء

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

اس کی تعمیل میں امراء اضلاع اور صدر جماعتہائے احمدیہ کو ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم "یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے ۲۲۔ اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ پر "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

جن احباب کے ٹیلی فون نمبر تبدیل ہوئے ہیں وہ الفضل میں نیا نمبر شائع کروانے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر اندر الفضل کو اطلاع دیں۔

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرما دیں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی

دارالضیافت، ربوہ

ایک وقت میں تین کام

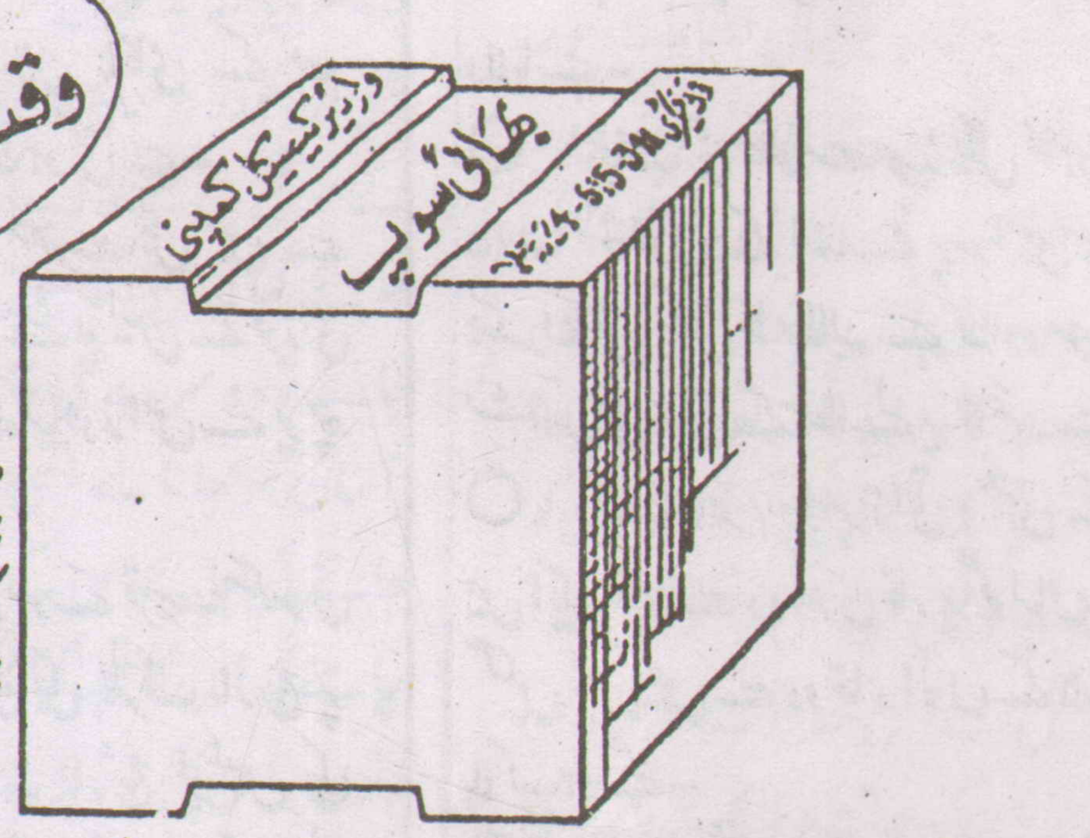

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰/۰۴۵۲۴

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پروپرائیٹر: حنیف احمد کامران

فون: ۶۴۹ - ۰۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم۔نومبر۔سردی کا احساس ہو رہا ہے ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۸ درجے سنٹی گریڈ

○ ۱۳۔ نومبر کو ہونے والے صدارتی انتخاب کے لئے مجموعی طور پر ۲۷۔ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے ہیں۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے مسٹر فاروق احمد لغاری اور نواز مسلم لیگ کی طرف سے وسیم سجاد کے امیدوار ہونے کی توقع ہے۔ تاہم مشترکہ امیدوار کے لئے ابھی تک بات چیت ہو رہی ہے۔ ان دو کے علاوہ جن امیدواروں کے نام اہم ہیں ان میں مسلم لیگ (ن) کی طرف سے گوہر ایوب، سرتاج عزیز، افتخار گیلانی اور لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ مجید ملک، پیپلز پارٹی کی طرف سے آفتاب شعبان میرانی، آفتاب شیرپاؤ ان کے علاوہ نواب اکبر بگٹی، نوابزادہ نصراللہ خان، سابق صدر غلام اسحاق خان اور مسلم لیگ جونیجو گروپ کی طرف سے میر بلخ شیر مزاری اور دیگر نمایاں امیدواروں میں ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان اور یحییٰ بختیار شامل ہیں۔

○ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ تیسرے ہفتے میں داخل ہو گیا ہے محصورین کے بھارتی فوجیوں سے مذاکرات میں ناکامی کے بعد صورت حال تشویش ناک ہو گئی ہے۔

○ محصورین درگاہ حضرت بل میں سے ایک خاتون کل باہر آگئی جسے پولیس نے فوری طور پر اپنی تحویل میں لے لیا اور اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔

○ بھارتی حکام نے دو سو کے قریب سکھوں کو گرفتار کر کے نئی دہلی کی طرف مارچ پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ مارچ پولیس کی زیادتیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے دربار صاحب سے شروع کیا جانا تھا۔

○ پنجاب میں وزیر اعلیٰ اور گورنر کے درمیان اختیارات کے تنازعے میں بعض اختیارات دوبارہ وزیر اعلیٰ کے سپرد کرنے کا سرکاری نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

○ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید اور ان کے مخالفوں کے درمیان شدید جھڑپ ہو گئی۔ شیخ رشید نے حریت پسندوں کے تربیتی کیمپوں کا ذکر کیا تو وزیر داخلہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ کیمپ مجرے اور ڈانس کے لئے تھے میں تصویریں پیش کر سکتا ہوں۔ شیخ رشید نے جواباً کہا کہ میرے پاس بھی ہارورڈ اور آکسفورڈ کی تصویریں ہیں۔ فاروق لغاری نے سرگوشی میں کچھ کہا تو شیخ رشید بولے آپ کے آباء و اجداد انگریزوں کی جوتیاں چاٹتے تھے۔ حمزہ نے کہا کہ بھٹو تو امریکہ کے پلانٹ کردہ سیاستدان تھے اس بات پر پھر ہنگامہ ہو گیا۔

○ نواب زادہ نصراللہ اور بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ وہ صدارتی امیدوار کے طور پر اپنے کاغذات نامزدگی واپس نہیں لیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں معذرت چاہتی ہوں غلام اسحاق خان کو صدر نہیں بنا سکتی۔

○ صدارتی انتخاب میں فوج نے کسی امیدوار کو ترجیح دینے سے انکار کر دیا ہے تاہم مشکوک شخص کی نشاندہی کی جائے گی۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی واپسی پر سندھ میں بدامنی کے خطرے کے پیش نظر فوج نے کراچی میں چوکیاں قائم کر لی ہیں۔ فوجی افراد دن رات نگرانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ الذوالفقار کے کئی اراکین کے کراچی پہنچنے کی اطلاعات ملی ہیں۔ سندھ میں ڈاکوؤں پر قابو پانے کے لئے ۸۔ اضلاع میں فوج پہنچا دی گئی ہے۔ ان اضلاع میں سکھر۔ خیرپور۔ نواب شاہ۔ شکارپور۔ گھوٹکی۔ مورو۔ حیدر آباد اور جیکب آباد شامل ہیں۔

○ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ فوج نے صدارتی انتخاب میں ملوث نہ ہونے کا یقین دلایا ہے۔

○ پنجاب کی حکومت میڈیکل کالجوں میں ۱۹۵۔ نشستوں کے اضافے پر راضی ہو گئی۔ جبکہ ایکشن کمیٹی کا مطالبہ ہے کہ وہ مزید ۲۰۵ نشستوں کی بحالی کے مطالبے پر قائم رہے گی۔

○ رائے ونڈ روڈ پر ذاتی دشمنی کے نتیجہ میں ایک کار سے دوسری کار پر گولیاں برسائی گئیں جس میں سے دو خاندانوں کے ۶۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے قیمتوں میں مسلسل اضافے پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور فوری اقدامات کی ہدایت کی ہے۔

○ وزیر اعظم بننے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو نے پہلی بار جوائنٹ سٹاف ہیڈ کوارٹر کا دورہ کیا ان کے ہمراہ ان کے وزراء فاروق لغاری، آفتاب شعبان میرانی اور ذاتی اسسٹنٹ بھی تھے۔

○ اپوزیشن کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت نے آٹھویں ترمیم کا متفقہ بل پیش نہ کیا تو اپوزیشن تعاون نہیں کرے گی۔

○ امریکی صدر نے مسٹر سٹیفن سولارز کی بطور سفیر بھارت میں تعیناتی ملتوی کر دی ہے۔ سابق رکن کانگرس کو عدالت میں طلب کر لیا گیا ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کو پاکستان آنے پر گرفتار کرنے کی ڈیوٹی ایف آئی اے کو سپرد کر دی گئی ہے۔ دوسری طرف مرتضیٰ کے استقبال کی تیاریاں اپنے عروج پر پہنچ گئی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ آئندہ صدر مسلم لیگ کا ہو گا جو جمہوری رویوں کی مثال ہو گا۔

○ ایک اندازے کے مطابق بلوچستان کی حد تک صدارتی انتخاب میں مسلم لیگ کا پلہ بھاری ہے مسلم لیگی امیدوار کو ۳۶ اور پیپلز پارٹی کے امیدوار کو ۲۸ ووٹ ملنے کا امکان ہے۔

○ مولانا عبدالستار نیازی نے کہا ہے کہ جمیعت علمائے پاکستان کی طرف سے اتحاد کی پیشکش محض ایک ڈھونگ تھا۔ پہلے بھی مولانا نورانی اپنی پیشکشوں پر قائم نہیں رہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں کے قتل کے الزام میں جن دو افراد کو گرفتار کیا گیا ہے انہوں نے اقبال جرم کر لیا ہے اور کہا ہے کہ جہانگیر ملو کا ہمارا ہیرو تھا جسے غلام حیدر وائیں نے جعلی پولیس مقابلے میں مروا دیا ہم نے اس کا بدلہ لے لیا ہے مگر ہمیں پتہ نہیں تھا کہ وائیں اتنی بڑی شخصیت کا مالک ہے۔

○ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس ہونگے چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ بیرون ملک کے دورے پر جا رہے ہیں۔

○ صدارتی انتخاب میں ووٹنگ کے لئے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس ۱۳۔ نومبر کو ایک بجے دن طلب کر لیا گیا ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے صدر کے عہدے کے لئے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کئے۔ بعض خبروں کے مطابق ان کو تجویز یا تائید کنندہ نہیں مل سکا۔

○ پاکستان کی فضائیہ کے سکواڈرن لیڈر سبحان الدین کو بازیاب کرا لیا گیا انہیں پشاور کے قریب کوہاٹ روڈ پر بڈابیر کے علاقے سے سات مسلح افراد اغوا کر کے علاقہ غیر لے گئے تھے۔

○ صومالیہ کے جنگجو لیڈر فرح آئیدید نے صومالیہ میں خونریزی کا ذمہ دار اقوام متحدہ کو قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی امن فوج کی واپسی کے بعد ہی امن قائم ہو گا۔

○ ایک اطلاع کے مطابق مرتضیٰ بھٹو نے فوری طور پر پاکستان آنے کا ارادہ کچھ عرصہ کے لئے معطل کر دیا ہے۔

○ آل راؤنڈر عامر حنیف شارجہ روانہ ہو گئے ہیں وہ عاقب جاوید کی جگہ لیں گے جو سری لنکا کے خلاف میچ میں ان فٹ ہو گئے تھے۔

○ پی پی ۸۲ گوجرانوالہ کے نو منتخب رکن صوبائی اسمبلی بشیر گجر وفات پا گئے۔

○ اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے سالک چیف الیکشن کمشنر سے ملنے سیکرٹریٹ گئے تو ان کی ٹیکسی کو یہ کہہ کر روک لیا گیا کہ اگر آپ ایم این اے ہوتے تو پجارو میں آتے۔

○ امریکہ نے مزید ۲۰۰ فوجی صومالیہ پہنچا دیئے ہیں۔

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ائیر کنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

جودھامل بلڈنگ ۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
فون: ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفا ہوگی۔

پیٹ درد کیور COLIC CURE 20/- گیس کیور FLATULENCE CURE 20/-
قبض کیور CONSTIPATION CURE 20/- بواسیر کیور PILES CURE 20/-

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: ۷۷۱ / ۶۰۶